السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث : ''شفعت الملائکۃ وشفع النبیون کی وضاحت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حدیث : ''شفعت الملائکۃ وشفع النبیون وشفع المومنون ، ولم یبق إلا أرحم الراحمین ، فیقبض قبضۃ من النار فیخرج منہا قوما لم یعملوا خیرا ،، (بخاری مع الفتح کتاب التوحید باب قول اللہ (وجوہ یومئذ ناضرۃ) (7439) (13/421)، مسلم کتاب الایمان باب معرفۃ طریقۃ الرؤیۃ (183) 1/167 واللفظ لمسلم

قطا لحدیث کے بارے میں عام شراح حدیث نے جوکچھ لکھا ہے ، وہی میرے نزدیک صحیح ہے ، اس سے بقول آپ کے موحدین جاہلیت یا اپنی عقل وفطرت کے ذریعہ خدا کو جاننے والے یا بقول شیخ اگر اہل فترہ نہیں مراد ہوسکتے کہ پھر وہی اعتراض وارد ہوگا کہ حدیث میں مطلق عمل خیر کی نفی گئی ہے خواہ عمل (توحید کا اقرار ویقین) پغمبر کے ذریعہ ہوا ہو ، یا بغیر توسط رسول کے ، نفس عقل وفطرت کے ذریعہ ۔

شراح حدیث کی شرح پر وارد شدہ اعتراض یوں دفع کیا سکتا ہے کہ اگرچہ وخیر نکرہ ہے اور تحت میں نفی واقع ہے جو عموم کا فائدہ دیتا ہے لیکن یہ معلوم ہے کہ ''ما من عام إلا وقد خص منہ ، إلا قولہ : ''إن اللہ علی کل شیئ قدیر ،، وقولہ : ''کلی شیئ خلقناہ بقدر ،، (وغیرہ) پس دیگر احادیث کی رعایت کرتے ہوئے حدیث مذکورہ بالا میں توحید رسالت کے اقرار واذعان کے علاوہ دوسرے اعمال قلوب کی نفی مقصود ہے ۔

موحدین اہل فترہ ضرور نجات پائیں گے الا انہ قال : ''وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ،، لیکن ان کی نجات پانے کی یہ صورت نہیں ہوگی جو آپ نے سمجھی ہے ۔ وقیل : إنہم یمتحنون فی المحشر ، بأنہم یؤمرون أن یلقوا انفسہم فی النار ، فمن ائتمر منہم نجا ، ومن أبی ہلک .

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 144

محدث فتویٰ